الثورة الهندية

باغی ہندوستان

مؤلف

علامہ محمد فضلِ حق خیرآبادی شہید تحریکِ آزادی

مترجم

عبدالشاہد خاں شروانی

الممتاز پبلی کیشنز لاہور

اَلثَّوْرَۃُ الْھِنْدِیَّۃ

باغی ہندوستان

مؤلف: مولانا محمد فضل حق خیرآبادی

(وفات: ۱۲۷۸ھ جزیرہ انڈمان)

۱۹۷۸ء

مترجم: عبدالشاہد خاں شروانی،

(وفات: ۱۳۰۴ھ علی گڑھ)

○ الممتاز پبلی کیشنز لاہور

کتاب : ـــــــــــ الثورۃ الھندیۃ (باغی ہندوستان)

تصنیف : ـــــــــــ علامہ محمد فضل حق خیرآبادی

ترجمہ و تقدیم : ـــــــــــ عبدالشاہد خان شروانی

مقدمہ اور اسکے متعلقات : ـــــــــــ " " " "

ابتدائیہ اور ضمیمہ : ـــــــــــ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

طبع چہارم : ـــــــــــ المجمع الاسلامی مبارکپور (انڈیا)

طبع پنجم : ـــــــــــ جمادی الاخری ۱۴۱۸ھ نومبر ۱۹۹۷ء

ناشر : الممتاز پبلی کیشنز، لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ، لاہور

سید صاحب کی تحریک کا پس منظر معلوم کرنے کے لئے مولانا حسین احمد دیوبندی کی عبارت کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو، وہ لکھتے ہیں :۔

"سید صاحب کا اصل مقصد چونکہ ہندوستان سے انگریزی تسلط اور اقتدار کا قلع قمع کرنا تھا جس کے باعث ہندو اور مسلمان دونوں ہی پریشان تھے اس بنا پر آپ نے اپنے ساتھ ہندوؤں کو بھی شرکت کی دعوت دی اور صاف صاف انہیں بتا دیا کہ آپ کا واحد مقصد ملک سے بدیسی لوگوں کا اقتدار ختم کرنا ہے اس کے بعد حکومت کس کی ہوگی؟ اس سے آپ کو غرض نہیں ہے، جو لوگ حکومت کے اہل ہوں گے، ہندو یا مسلمان یا دونوں وہ حکومت کریں گے۔" [1]

مولانا عامر عثمانی نے ماہنامہ تجلی دیوبند میں اس پر یوں تبصرہ کیا ہے :

"کوئی شک نہیں اگر استادِ محترم حضرت مدنی کے ارشادِ گرامی کو درست مان لیا جائے تو حضرت اسمٰعیل کی شہادت محض افسانہ بن جاتی ہے۔ مادی پریشانیوں کو رفع کرنے کے لئے غیر ملکی حکومت کے خاتمے کی کوشش کرنا ذرا بھی مقدس نصب العین نہیں اس نصب العین میں کافر و مومن سب یکساں ہیں، اس طرح کی کوشش کے دوران مارا جانا اس شہادت سے بھلا کیا تعلق رکھے گا جو اسلام کی ایک معزز ترین اور مخصوص اصطلاح ہے اور اس طرح کی کوششوں کے نتیجہ میں قید و بند کی مصیبتیں اٹھانا اجرِ آخرت کا موجب کیوں ہوگا؟" [2]

وضعِ احادیث

سید صاحب کے مریدین کو عقیدت میں اس قدر غالی بنا دیا گیا تھا کہ وہ ہر جائز اور ناجائز طریقے سے سید صاحب کی مدح و ثنا کرنے کے خوگر ہو گئے تھے۔ یہ سلسلہ یہاں تک پہنچا کہ من گھڑت روایات کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنے میں بھی کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے، مشہور اہلِ حدیث مولانا عنایت اللہ اثری ہولانا غلام رسول مہر کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :۔

---

[1] حسین احمد دیوبندی، نقشِ حیات ج ۲، ص ۱۳ (بحوالہ زلزلہ، ص ۱۸۶)

[2] زلزلہ : ص ۱۸۶، ۱۸۷ (بحوالہ تجلی، دیوبند)

"آپ (مولوی فضل الٰہی) نے اس جماعت کا شائع کردہ رسالہ بنام خلاصہ مجھے دکھایا جس میں یہ حدیث تھی کہ "اذا مضت الف و مأتان و اربعون سنۃ بعث اللّٰہ المھدی فیبایع علیٰ یدہ خلق کثیر ثم یغیب اللّٰہ تعالیٰ فیرتدون الیٰ دین آبائھم الا من اتبع کتاب اللّٰہ وسنۃ نبیہ" [۱]

ترجمہ:۔ ۱۲۴۰ھ گزرنے پر اللہ تعالیٰ مہدی کو بھیجے گا جس کے ہاتھوں پر خلقِ کثیر بیعت ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ اسے غائب کر دے گا تو لوگ اپنے آباء کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے سوائے کتاب و سنت کے متبعین کے"

چونکہ اس وقت لاہور پر سکھ حکمران تھے اس لئے روایت سابقہ پر اکتفا نہ کرتے ہوئے ایک روایت میں یہ بھی بڑھا دیا:۔ فیقاتل کفرۃ لاھور [۲]

مولانا عنایت اللہ اثری (احال گجرات) نے اس روایت کے بارے میں کچھ اسطرح اظہارِ خیال کیا ہے:۔

"یہ روایت کسی حدیث کی کتاب میں بھی نہیں دیکھی بلکہ جو ذخیرہ موضوعات کے نام سے علماءِ کرام نے جمع فرمایا ہے، یہ روایت اس میں بھی نہیں، معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب کی شہادت کے بعد اسے وضع کیا گیا ہے" [۳]

مولانا ابوالکلام آزاد

مولانا عبدالشاہد خاں شروانی نے مولانا ابوالکلام آزاد کی مدح سرائی میں بھی بڑے مبالغے سے کام لیا ہے اور آزاد کو علامہ کے ہمسری کی حیثیت سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ علامہ فضل حق خیرآبادی نے جو نظریہ ابتداء قائم کیا تھا تاحیات اس پر قائم رہے جبکہ مولانا آزاد ابتداء میں بڑے زور سے مسلمانوں کی انفرادیت کا پرچار کرتے اور فرمایا کرتے تھے:

"مسلمانوں کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی شرم انگیز سوال نہیں ہو سکتا کہ وہ دوسروں کی پولٹیکل تعلیموں کے آگے جھک کر نیا راستہ پیدا کریں ان کو کسی جماعت میں شامل ہونیکی ضرورت نہیں وہ خود دنیا کو اپنی راہ پر چلانے والے ہیں اور صدیوں تک چلا چکے ہیں..... وہ خدا کی جماعت ہیں اور خدا کی غیرت اس کو کبھی گوارا نہیں کر سکتی کہ اس کی چوکھٹ پر

---

[۱] عنایت اللہ اثری: مکاتیب العنایہ مکاتیب العنایہ (جنوری ۱۹۶۹ء) ص ۸۵، ۸۶

[۲] ایضاً ، ص ۸۶ [۳] ایضاً : ص ۸۶

عہ نوٹ: اس سے پتہ چلتا ہے کہ مجاہدین صرف سکھوں کا مقابلہ کرنا چاہتے تھے اسی لئے لاہور کا نام لیا، انگریزوں کے خلاف جہاد کے عزم کا مفروضہ بعد میں وضع کیا گیا ہے ۱۲